اسی طرح مرقد حوا کے بارے میں اچھی خاصی تفصیل مہیا کرنے کے بعد بتایا ہے کہ ۱۹۲۵ء میں جدہ پر قبضے کے بعد‘ مرقدِ حوا کو ملک عبدالعزیز کے حکم سے مسمار کردیا گیا۔ دو تین مضامین (’اسلامی قومیت اور اس کے عملی مضمرات‘، ’قیامِ پاکستان کے مخالف علما کا جائزہ‘ اور ’آشوبِ ملّت‘ کے زیرعنوان دو تحریریں بھی) اُسی دردمندی اور اضطراب کے آئینہ دار ہیں جو اُمت مسلمہ کی زبوں حالی‘ پس ماندگی‘ انتشار‘ غلامانہ ذہنیت کو دیکھ دیکھ کر مصنف کو پریشان کیے دیتا ہے۔ بعض تحریروں کو بیرونِ ملک قیام کی یادداشتیں اور سفر کے مشاہدات کہہ سکتے ہیں۔ پھر دنیاے شعروادب کا ذکراذکار‘ ادیبوں اور شاعروں کی بے اعتدالیاں‘ بعض شعرا کی سوداگرانہ ذہنیت (’بھائی مسلم، ہم یہاں دبئ میں کچھ کمانے کے لیے آئے ہیں‘ ص ۱۷۰) یا ایسے پیشہ ور نعت خوانوں کا ذکر جو معاوضے کے لیے ہی نعت خوانی کرتے ہیں (ص ۱۶۳) وغیرہ۔ اس سے ادیبوں اور شاعروں کی کوئی قابلِ رشک تصویر سامنے نہیں آتی۔ دو تحریریں زبان و بیان کے نکات پر اور ایک خالد اسحاق کی یاد میں ___

زبورِ خیال کے مضامین زندگی کے تنوع اور کثیرالجہتی کے آئینہ دار ہیں۔ لیکن دو باتیں بڑی واضح ہیں‘ اوّل: ہر تحریر پوری توجہ بلکہ ارتکاز اور انہماک کے ساتھ لکھی گئی ہے‘ لکھنے والا اپنی سوچ اور اپنے موقف کے بارے میں یکسو ہے‘ اور اس نے اپنا موقف بڑے عمدہ استدلال اور تاریخی حوالوں کے ساتھ پیش کیا ہے۔ دوم: یہ ساری تحریریں ایک ایسے قلب مضطر کے قلم سے نکلی ہیں جو اُمت کی محبت سے لبریز ہے (انتساب کی عبارت: ’ملّتِ مظلومہ محکومہ پاکستانیہ کے نام، اس دعا کے ساتھ کہ اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ جس نے یہ نعمت عظمیٰ ہمیں بخشی، اسے سلامتیِ دین کے ساتھ قائم رکھے‘)۔ ابتدا میں گوانتاناموبے کے اسیر مجاہدوں کے لیے ایک خوب صورت نظم بھی شامل اشاعت ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

تقلید (تجزیاتی مطالعہ) سرفراز حسین صدیقی۔ ناشر: رائل بک کمپنی‘ BG-5‘ ریکس سینٹر فاطمہ جناح روڈ‘ جی پی او بکس نمبر ۷۷۳۷‘ کراچی۔ صفحات: ۳۱۶۔ قیمت: درج نہیں۔

تقلید کے بارے میں تین مختلف قسم کی آرا اور ان پر مبنی رویے اُمت میں پائے جاتے ہیں۔